علی حبیبک خیر الخلق کلهم

علم حدیث ﷺ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیرِ الخَلْقِ کُلِّھِمِ

تعارفِ علمِ حدیث

حدیث کے لغوی معنی:

- کوئی خاص بات / قابلِ ذکر واقع / تاریخی قصہ

فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ — ہم نے انہیں بھولے بسرے قصے بنا دیا اور انہیں تتر بتر کر دیا

- نئی چیز / نئی بات / نیا واقعہ
- کلام / گفتگو

فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ — اگر یہ واقعی سچے ہیں تو اس جیسا کوئی کلام (گھڑ کر) لے آئیں

خیر الحدیثِ کتاب اللہ — سب سے اچھی گفتگو / کلام اللہ کا کلام ہے

حدیث کے اصطلاحی معنی:

- حدیث کی تعریف

اقوال رسول اللہ ﷺ افعالہ و احوالہ و تقریراتہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال، احوال اور تقریرات

- حدیث کی اصطلاحی تعریف میں محدثین کے درمیان اختلاف
- مختصر اور جامع ترین تعریف

كُلُّ ما أُضيفَ الى النبی علیہ صلوٰۃ و السلام فھو حدیث

ہر وہ چیز جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہو وہ حدیث ہے

علمِ حدیث کی تعریف:

- وہ تمام امور جن کا مقصد رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی، آپؐ کے افعال اور احوال کی تحقیق کرنا ہے

هو علمٌ يُعرَفُ به اقوالُ رسولِ الله و افعالُه و احوالُه   علامہ بدر الدین عینیؒ (مشہور محدث وفقیہ، صحیح بخاری کے شارح)

وہ علم جس کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کے اقوال، افعال اور احوال معلوم ہوں (تحقیق کی جائے، جانچا جائے)

- علمِ حدیث کا موضوع

ذاتُ الرسول عليه السلام من حيث انه رسول الله

رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی اس حیثیت میں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں

سنّت:

- لغوی تعریف: طریقہ / عادت
- اصطلاحی تعریف: کئی مفاہیم مثلاً
  - بمعنی حدیث، اس معنی میں زیادہ معروف ہے
  - حضور ﷺ کا عمل
  - قرآن و حدیث سے ثابت حکم
  - بدعت کے بالمقابل

اثر:

- لغوی تعریف: کسی چیز کا باقی ماندہ حصہ / نشان
- اصطلاحی تعریف: تین اقوال؛

- حدیث کا ہم معنی و مرادف
- صحابہ یا تابعین کی طرف منسوب قول و فعل
- وہ چیز جس کی نسبت صحابہ سے ہو

خبر:

- لغوی تعریف: اطلاع / علم
- اصطلاحی تعریف: تین اقوال؛

- حدیث کا ہم معنی ومرادف
- حدیث کے بالمقابل یعنی وہ امور جو آپ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے سے منقول ہوں
- حدیث سے عام ہے یعنی ہر وہ چیز جو نقل کی جائے

بعض بنیادی اصطلاحات:

- سَنَد: ناقلینِ حدیث و خبر کے ناموں پر مشتمل حصہ
- مَتَن: سند کے بعد کا حصہ، کلام یعنی اصل مضمون، واقعہ یا قول و حال
- راوی: حدیث کو نقل کرنے والا، سند حدیث میں ہر فرد راوی کہلاتا ہے
- مَروی: وہ بات جسے روایت کیا جائے، خواہ قول ہو یا فعل ہو
- اِسناد: کسی بات کو اس کے کہنے والے کی طرف منسوب کرنا / بمعنی سند

القابِ اہل فن:

- مُسنِد: سند کے ساتھ روایت کرنے والا
- مُحدّث: وہ عالم جسے حدیث کے الفاظ و معانی دونوں کا علم ہو اور روایات اور ان کے راویوں کے بڑے حصے سے واقف ہو، محض الفاظِ روایت کا ہی ناقل نہ ہو
- حافظ: اکثر کے نزدیک / ایسا محدث جس کو محدثین کے ہر طبقے کے افراد کی بابت معلومات ہوں / جس کو کم از کم ایک لاکھ احادیث کا پورا علم ہو
- حجت: وہ محدث جس کو تین لاکھ احادیث کا پورا پورا علم ہو
- حاکم: وہ محدث جس کی احادیث سے واقفیت اتنی جامع ہو کہ شاید ہی کچھ حصہ اس کی معلومات سے باہر ہو

القابِ اہل فن:

- امیر المومنین فی الحدیث: اکابر اہل فن کے امتیازی القاب میں سے ہے، سب سے اعلیٰ و ارفع، اس کا مصداق وہ اہل تحقیق ائمہ فن قرار دیئے گئے ہیں جو فن کی جملہ معلومات میں ان تمام افراد سے فائق ہو حتیٰ کے وہ سب اس کی طرف رجوع کرنے والے ہوں۔ محدثین کے نزدیک: سفیان ثوریؒ، حماد بن سلمہؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ، احمد بن حنبلؒ، امام بخاریؒ و امام مسلمؒ وغیرہ۔

عہد حاضر میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی تجدیدات:

- محدث: وہ ہے جو کتبِ حدیث کے مطالعے اور درس وتدریس کے ساتھ ہی زیادہ تر اشتغال رکھے
- حافظ: ایسا اشتغال رکھنے والا وہ عالم جو فنی تحقیقات کے اس مقام پر پہنچ جائے کہ حدیث کو سنتے ہی اس کے معلومات بتادیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن ہے یا ضعیف ہے، نیز اس کو ایک ہزار سے زائد احادیث محفوظ ہوں
- حجت: وہ محدث کہلائے گا جو کہ فن کی معلومات و تحقیقات میں اتنا عالی مقام رکھتا ہو کہ وہ کسی حدیث کی تحقیق کی نسبت سے جو کہہ دے اس کے ہم عصر اس کو تسلیم کر لیں

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

علم حدیث کی

ضرورت واہمیت

قرآن کی موجودگی میں حدیث کی ضرورت ہی کیا ہے؟

- ہم مسلمان ہیں اور ہمارے پاس اللہ تعالی کی آخری کتاب قرآن مجید موجود ہے!
- یہ پوری کتاب محفوظ اور زندگی کی ہر ضرورت میں رہنمائی بخشنے والی ہے!
  - ما فَرَّطنا فِی الکِتابِ مِن شَیءٍ (الانعام) ہم نے کتاب میں کسی چیز میں کوتاہی نہیں کی
  - وَنَزَّلنا عَلَیكَ الکِتابَ تِبیانًا لِکُلِّ شَیءٍ (النحل) اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے

قرآن کی موجودگی میں حدیث کی ضرورت ہی کیا ہے؟

- قرآن کا نبوت سے کیا رشتہ ہے؟
- قرآن اور اس سے پہلے تمام آسمانی کتابوں کو رسولوں کے واسطے سے کیوں نازل کیا؟
- کیا اسوہ رسول کے بغیر صرف قرآن سے ہدایت ممکن ہے؟
- کیا رسول اللہ کے احکام کی اطاعت صرف ان کے دور تک محدود تھی؟

قرآن کریم کے احکامات اور انسانی زندگی سے متعلق مسائل

- قرآن کریم نے کچھ احکام نہایت وضاحت اور صراحت سے بیان کئے ہیں جیسے:
  - قانون وراثت، قانون شہادت، قانون حدود، ایمانیات اور اخلاقیات
  - مگر کچھ احکام ایسے بھی ہیں اور یہ بہت سے ہیں جنہیں قرآن کریم نے مجمل طور پر بیان کیا ہے
- وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (البقرة) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو
  - نمازوں کی رکعات / ترتیب / کیفیتِ ادا / وسعت / وقت
  - زکوٰۃ کن کن چیزوں میں ہے سالانہ ہے، یاماہانہ، اس کا نصاب اور مقدار کیا ہے؟

قرآن کریم کے احکامات اور انسانی زندگی سے متعلق مسائل

- وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج) — اور طواف کریں اس قدیم گھر کا
- طواف کے چکر سات ہیں یا کم و بیش؟
- طواف حجر اسود کے کونے سے شروع ہو گا یا رکن عراقی و شامی یا یمانی سے؟
- صفا و مروہ کے درمیان سعی کتنی دفعہ ہے؟
- سعی کی ابتداء کوہِ صفا سے ہے یا کوہِ مروہ سے؟
- طواف پہلے کیا جائے گا یا سعی پہلے کرنا ہو گی؟

قرآن کریم کے احکامات اور انسانی زندگی سے متعلق مسائل

- وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (الحج) اور طواف کریں اس قدیم گھر کا
- طواف کے چکر سات ہیں یا کم و بیش؟
- طواف حجر اسود کے کونے سے شروع ہو گا یا رکن عراقی و شامی یا یمانی سے؟
- صفا و مروہ کے درمیان سعی کتنی دفعہ ہے؟
- سعی کی ابتداء کوہِ صفا سے ہے یا کوہِ مروہ سے؟
- طواف پہلے کیا جائے گا یا سعی پہلے کرنا ہو گی؟

اشاراتِ قرآنی میں حدیث کی ضرورت

- قرآن کریم میں ایسے اشارات بھی ملتے ہیں جنھیں روایات کو ساتھ ملائے بغیر سمجھنا بہت مشکل ہے؛
- وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ (یٰسن)
  - اس آیت میں وہ ایک شخص کون تھا جو کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا تھا؟
- ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ (التوبہ)
  - اس آیت میں دو کون تھے جن میں سے ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے، نام کہاں ہیں؟
- وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا (التوبہ)
  - اس آیت میں تین کون تھے جن پر زمین اپنی ساری وسعتوں کے باوجود تنگ کر دی گئی تھی

اشاراتِ قرآنی میں حدیث کی ضرورت

- فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ (البقرۃ)
  - اس آیت میں صورت واقعہ کیا تھی، ان لوگوں نے کون سی بات بدلی تھی اور کس بات کے عوض؟
- وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا (التحریم)
  - اس آیت میں وہ حدیث پیغمبر کیا تھی جو آپ نے اپنی کسی بیوی کو بطور راز کہی تھی؟
- عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ، أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ (عبس)
  - اس آیت میں وہ کون تھا جس کی پیشانی پر ایک نابینا خادم کے چلے آنے سے بل آگئے؟ اس نے تیور چڑھالی اور منہ موڑلیا کہ اس کے پاس نابینا آیا، تیور کس نے چڑھائی؟ نابینا کون تھا اور یہ واقعہ کیا تھا؟

حدیث اور تاریخ

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف "تدوینِ حدیث")

- کسی زمانے کے حالات جب قلمبند کیے جاتے ہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہر قسم کی بازاری افواہیں قلمبند کر لی جاتیں ہیں۔ جن کے راویوں کا نام ونشان تک معلوم نہیں ہوتا۔
- اس میں بہت کم کوئی واقعہ ایسا مل سکتا ہے، جس کو خود اس کے شاھدوں نے مرتب کیا ہو۔ اتفاقاً اگر اس بات کا پتہ چل بھی جائے تو اس کا پتہ چلانا قطعاً دشوار؛ بلکہ شاید ناممکن ہے کہ ضبط واتقان، سیرت وکردار کے لحاظ سے ان کا کیا درجہ تھا۔
- اب اگر اس طرح لکھی ہوئی تاریخ میں کوئی قلمی نسخہ بھی مل جائے تو پھر تو اس تاریخ کے مستند ہونے کے کیا کہنے! حالانکہ اس کا راوی مجہول الحال (جس کے حالات زندگی ہی کسی کو معلوم نہیں) اور نہ معلوم کس قسم کے کردار کا مالک ہوتا ہے۔
- تاریخ کے میدان میں جو چیز فی الواقع کچھ اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خود نوشتہ سوانح حیات autobiography ہو۔ لیکن اس میں بھی انسانی جانبداری اور "اپنی تعریف آپ" کے فطری رجحانات سے کون انکار کر سکتا ہے؟

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف ”تدوینِ حدیث“)

- پہلا امتیاز:

- اس وقت تاریخ کے جو عام ذخیرے ہیں عموماً ان کا تعلق کسی قوم کی حکومت، کسی عظیم الشان جنگ یا اسی قسم کی پراگندہ گوناگوں اور منتشر چیزوں سے ہوتا ہے جن کا احاطہ ممکن نہیں۔
- بخلاف اس کے حدیث اس تاریخ کا نام ہے جس کا تعلق براہِ راست ایک خاص شخصی وجود، یعنی سرورِ کائنات ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ہے۔
- ایک قوم، ایک ملک، ایک حکومت، ایک جنگ کے تمام اطراف وجوانب کو صحیح طور سے سمیٹ کر بیان کرنا ایک طرف اور ایک واحد شخص کی زندگی کے واقعات کو بیان کرنا۔

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف "تدوینِ حدیث")

- دوسرا امتیاز:
  - محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے مورخوں یعنی صحابہ کرامؓ کا باہم تعلق ہے۔

عروہ بن مسعودؓ جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کو صحابہ کرامؓ کے حضورِ اکرم ﷺ کے ساتھ اس تعلق کی خبریں دیتے ہیں: لوگو! خدا کی قسم! مجھے بادشاہوں کے دربار میں بھی باریابی کا موقع ملا ہے، قیصر (روم) کسریٰ (ایران) نجاشی (ابی سینا) کے سامنے حاضر ہوا ہوں، قسم خدا کی! میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا جس کی لوگ اتنی عظمت کرتے ہوں جتنی محمدؐ کے ساتھی محمدؐ کی کرتے ہیں؛ قسم خدا کی! جب لعاب دہن تھوکتے ہیں تو نہیں گرتا ہے وہ لیکن ان کے ساتھیوں میں سے کسی آدمی کے ہاتھ میں؛ پھر وہ اپنے چہرہ اور اپنے بدن پر اسے مل لیتا ہے (محمدؐ) جب کسی بات کا انہیں حکم دیتے ہیں، اس کی تعمیل کی طرف وہ جھپٹ پڑتے ہیں، جب محمدؐ وضو کرتے ہیں تو اس وقت ان کے وضو کے پانی پر آپس میں الجھ پڑتے ہیں، جب محمدؐ بات کرتے ہیں تو ان کی آوازیں پست ہو جاتی ہیں، محمدؐ کو نگاہ بھر کر ان کی عظمت کی وجہ سے وہ نہیں دیکھ سکتے۔ (صحیح بخاری)

  - جن مورخوں کے ذریعہ سے آج تاریخ ہم تک پہنچی ہے اس میں کہاں کسی تاریخ کا اپنے مؤرخ یا مؤرخین سے وہ تعلق تھا جو صحابہ کرامؓ کا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا؟

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف "تدوینِ حدیث")

- تیسرا امتیاز:

- حدیث کے ان راویوں نے جس قرآن کو خدا کا کلام اور شریعت یقین کر کے مانا تھا اس میں بار بار مطالبہ کیا گیا؛
- وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر)
- وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللهِ (النساء)
- قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللهِ (آلِ عمران)
- لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب)

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف "تدوینِ حدیث")

- تیسرا امتیاز:
- رسول اللہ ﷺ کی صرف اطاعت و اتباع ہی ضروری نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کے پیغام کو آگے پہنچانا بھی امت کی ذمہ داری ہے۔
- كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آلِ عمران)
- نَضَّرَ اللهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ أَدَّاهَا إِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا
- إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابَ اللهِ وَسُنَّتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ
- أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف "تدوینِ حدیث")

- چوتھا امتیاز:
- آپ ﷺ جو کچھ صحابہ کو سناتے یا کرتے دکھاتے تھے اس کے متعلق صرف یہ حکم نہ تھا کہ تم بھی ان کو یاد رکھنا یا کرنا؛ بلکہ اس کی باضابطہ نگرانی فرماتے تھے۔
- اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

عام تاریخ اور فنِ حدیث میں امتیازات

(مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تصنیف ”تدوینِ حدیث“)

- پانچواں امتیاز:
- فن ”اسماء الرجال“
- پانچ لاکھ سے زائد اشخاص کے تمام ضروری احوال کا علم مثلاً؛ پیدائش وفات، تعلیم کب اور کس سے حاصل کی، زندگی کب کہاں گزاری، شاگرد کون تھے، کردار کیسا تھا، حافظے کی کیا کیفیت تھی، ناقدین کیا رائے تھی وغیرہ ذالک۔

تدوین حدیث

منکرینِ حدیث کے اعتراضات

- حدیث کی ضرورت ہی نہیں.... صرف قرآن ہی کافی ہے!
- علم حدیث کا ذخیرہ نا قابل اعتبار ہے.! ... کیوں؟
  - حضور ﷺ کے وصال کے بہت بعد احادیث کو مدون کیا گیا... یہ سارا ذخیرہ زبانی روایات کی بنیاد پر منتقل ہوا.!
  - تیسری چوتھی صدی ہجری میں بعض مسلمانوں نے دوسری اقوام سے کچھ اچھی باتیں سیکھ کر انہیں مذہبی تقدس دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ سے منسوب کر دیا۔
  - احادیث کی حفاظت کے لیے جو کچھ کیا گیا وہ سب جعل سازی ہے، جھوٹ ہے... ہم تک قابل اعتبار زرائع سے نہیں پہنچیں۔
- حدیث کو رسول اللہ ﷺ نے بطور ماخذ شریعت کبھی بیان نہیں کیا۔
  - اگر اس کی اتنی اہمیت ہوتی تو آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں اسے بھی قرآن کی طرح لکھوایا ہوتا.! جبکہ آپ ﷺ سے لکھنے کی ممانعت منقول ہے!

کیا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے احادیث لکھنے سے منع فرمایا..؟

- لاتکتبوا عنی میری طرف سے مت لکھو ومن کتب عنی غیر القرآن اور جو مجھ سے قرآن کے علاوہ لکھے فلیمحہ اس کو مٹا دے وحدثوا عنی ہاں میری طرف سے روایت کرو ولا حرج اس میں کوئی حرج نہیں ومن کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار جو آدمی قصداً میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

تدوین حدیث حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں

- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت سنن دارمی میں منقول ہے
- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا مجموعہ "صحیفہ صادقہ" بعض تخفیفات کے ساتھ مسند امام احمد میں تقریباً پورا موجود ہے
- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں کہ اُن کے پاس احادیث زیادہ ہوتی تھیں میرے پاس کم "فانه کان یکتب ولا اکتب"
- حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "قیدوا العلم بالکتاب"
- فتح مکہ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا.... "اکتبوا لابی شاہ"
- جامع ترمذی کی روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس ایک تحریری ذخیرہ احادیث کا موجود تھا
- آپ ﷺ نے سو سے زائد تبلیغی خطوط مختلف حکمرانوں کے نام لکھے

تدوین حدیث حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں

- پھر جو ممانعت والی احادیث آئی ہیں اُن کا کیا مفہوم ہے؟
- تین مفہوم؛
  - اسلام کے بالکل آغاز کے دور میں ممانعت فرمائی جب لکھنے والے کم تھے
  - خاص کاتبانِ وحی کے لیے ممانعت فرمائی، اس لیے ان کے بارے میں التباس کا زیادہ امکان ہے
  - آپ ﷺ نے مٹانے کا حکم دیا، ضائع کرنے کا حکم نہیں دیا

تدوین حدیث صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے دور میں

- حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت انس بن مالکؓ کو صدقہ اور زکواۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو تمام احکام سب لکھ کر دیے
- مسند امام احمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے عقبہ بن فرقدؒ کو بعض سنتیں لکھ کر دیں
- حضرت علیؓ نے فرمایا حضور ﷺ سے ہمیں صرف تین چیزیں ملی، ایک قرآن مجید، ایک وہ خاص فہم جو اللہ تعالیٰ کسی انسان کو عطا کرتا ہے اور ایک وہ ہدایات جو اس صحیفے میں لکھی ہیں، یعنی دیت اور قیدیوں کو آزاد کرانے کے احکام
- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کا مجموعے آج بھی ترکی کے کتب خانے میں موجود ہیں
- تابعین کے زمانے کے کم و بیش 250 مجموعے معلوم ہیں جبکہ تبع تابعین کے زمانے میں تعداد کہیں زیادہ ہے

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

کتبِ حدیث

کا تعارف

موضوعاتِ احادیث

- احادیث کے تمام مجموعوں میں جو موضوعات بیان ہوئے ہیں، ان کو ہم دس قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ بعض نے ان کو آٹھ میں تقسیم کیا ہے اور یہ ابوابِ ثمانیہ کہلاتے ہیں۔
  - عقائد
  - احکام
  - آداب و اخلاق
  - رقاق (یعنی دل میں رقت پیدا کرنے والی احادیث، جن تعلق باللہ اور خشیت الٰہی پیدا ہو اور دلوں کی سختی دور ہو)
  - تفسیر

موضوعاتِ احادیث

- تاریخ وسِیَر
- شمائل (یعنی رسول اللہ ﷺ کی اپنی عادات وخصائل)
- فتن (یعنی آئندہ آنے والے فتنوں کی نشاندہی)
- مناقب ومثالب (یعنی صحابہ کرامؓ کے مناقب وفضائل اور حضور ﷺ کے مخالفین کے مثالب اور کمزوریوں کا بیان)
- اشراط الساعۃ (یعنی علاماتِ قیامت)

کتب حدیث کی اقسام

- حدیث کی کتابیں وضع و ترتیبِ مسائل کے اعتبار سے نو (۹) اقسام پر مشتمل ہیں:
- جامِع — حدیث کی وہ کتاب جس میں مذکورہ بالا تمام موضوعات پر احادیث بیان کی گئی ہوں، یعنی تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیَر، فتن، علاماتِ قیامت وغیرہ۔ مثال: صحیح بخاری / جامع ترمذی

  صحیح بخاری کا مکمل نام "الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننه وأیامه"
- سُنَن — حدیث کی وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث فقہی ابواب کی ترتیب کے موافق بیان ہوں۔

  مثال: سنن ابو داوٗد / سنن نَسائی / سنن ابن ماجہ
- مُسنَد — حدیث کی وہ کتاب جس میں صحابہ کرامؓ کی ترتیب رُتبی یا ترتیب حروفِ ہجاء یا تقدم و تاخرِ اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور ہوں۔ مثال: مسند امام احمد / مسند دارمی

کتب حدیث کی اقسام

- حدیث کی کتابیں وضع وترتیبِ مسائل کے اعتبار سے نو (۹) اقسام پر مشتمل ہیں:
- مُستَخرَج — حدیث کی وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو۔

  مثال: مستخرج ابی عوانہ
- مُستَدرَك — حدیث کی وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو۔

  مثال: مستدرک حاکم
- مُعجَم — حدیث کی وہ کتاب جس کے اندر وضعِ احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

  مثال: معجم طبرانی
- جُزء — حدیث کی وہ کتاب جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا جمع ہوں۔

  مثال: جزء القراء / جزء رفع الیدین للبخاریؒ

کتب حدیث کی اقسام

- حدیث کی کتابیں وضع و ترتیبِ مسائل کے اعتبار سے نو (۹) اقسام پر مشتمل ہیں:
- مُفرَد — حدیث کی وہ کتاب جس میں صرف ایک شخص کی مرویات ذکر ہوں۔
- غریب — حدیث کی وہ کتاب جس میں ایک محدث کے تفردات جو کسی شیخ سے ہیں وہ ذکر ہوں۔

کتب حدیث کی اقسام

- حدیث کی کتابیں مقبول وغیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ (۵) اقسام پر مشتمل ہیں:
  - پہلی قسم — وہ کتابیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں۔
  - دوسری قسم — وہ کتابیں جن میں احادیث صحیح و حسن وضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابلِ احتجاج ہیں، کیوں کہ ان میں جو حدیثیں ضعیف ہیں، وہ بھی حسن کے قریب ہیں۔
  - تیسری قسم — وہ کتابیں جن میں حسن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں۔
  - چوتھی قسم — وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں الاماشاء اللہ۔
  - پانچویں قسم — وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیثیں معلوم ہوتی ہیں۔

صحاح ستہ

- صحیح بخاری
- صحیح مسلم
- موطا امام مالک
- سنن ابی داؤد
- سنن نسائی
- جامع ترمذی
- سنن ابن ماجہ
- مسند احمد
- مسند دارمی

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیرِ الخَلْقِ کُلِّھِمِ

روایتِ حدیث اور

اقسامِ حدیث

علمِ روایت اور علمِ درایت

- علم روایت میں اس ذریعے یا وسیلے سے بحث ہوتی ہے جس کے ذریعے کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارک سے لے کر ہم تک پہنچی ہو۔
- علم درایت میں زیادہ توجہ حدیث کے متن اور اس حصے پر ہوتی ہے جو رسول ﷺ کے ارشاد گرامی سے عبارت ہے۔
- یعنی سند سے متعلق جتنے بھی مسائل اور معاملات ہیں وہ علم روایت میں زیر بحث آتے ہیں مثلاً سند، راوی کا سچا یا غیر سچا ہونا، راوی کا کردار، اس کا حافظہ، یہ ساری چیزیں علم روایت کا موضوع ہیں۔
- جبکہ حدیث کا متن یعنی آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کا مطالعہ کہ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے اور وہ شریعت کے عمومی اصول اور تصورات کے مطابق ہے کہ نہیں یہ سب علم درایت کا موضوع ہے۔

علمِ روایت

- راوی کے دو کردار: "تحمل" اور "ادا"
- تحملِ حدیث کی محدثین نے آٹھ صورتیں بیان کی ہیں:
  - سِماع — استاذ اپنی زبان سے حدیث کے الفاظ کہے خواہ یادداشت سے یا کتاب دیکھ کر۔
  - قراءۃ — کسی محدث کی روایت کردہ احادیث کو اس کے سامنے پڑھا جائے اور وہ خود سن کر تصدیق و تصویب کرے خواہ زبانی پڑھا جائے یا کتاب سے اور خود طالب علم پڑھے یا کوئی دوسرا۔
  - اجازت — نقل حدیث کی زبانی یا تحریری اجازت یعنی استاذ و محدث اپنے شاگرد سے کہے کہ میں تم کو اپنے واسطے سے فلاں کتاب یا فلاں حدیث کی روایت کی اجازت دیتا ہوں۔

علمِ روایت

- تحمّلِ حدیث کی محدثین نے آٹھ صورتیں بیان کی ہیں:
- مُناوَلہ (عطا کرنا) — کسی شیخ و محدث کا اپنے شاگرد کو اپنی تحریر یا کتاب عطا کرنا، یعنی محدث کسی طالب علم کو اپنی کوئی تحریر، نوشتہ یا کتاب یہ کہہ کر دے کہ یہ میری فلاں سے نقل کردہ روایات ہیں، تم ان کو میرے واسطے سے نقل کرو، خواہ وہ تحریر اسے ہدیہ کر دے یا نقل کے بعد واپس لے لے۔
- کتابت — کوئی محدث اپنی سنی ہوئی احادیث کسی موجود یا غائب کے لیے لکھ کر یا لکھوا کر دے اور کہے کہ اس کی روایت کی تم کو اجازت ہے۔
- اِعلام (اعلان) — محدث کا یہ خبر دینا کہ فلاں حدیث یا فلاں کتاب اس کی سنی ہوئی ہے تم وہ حاصل کر کے میرے واسطے سے روایت کر سکتے ہو۔

علمِ روایت

- تحملِ حدیث کی محدثین نے آٹھ صورتیں بیان کی ہیں:
- وصیت — کوئی محدث اپنی موت یا سفر کے وقت اپنی جمع کردہ کسی کتاب کے حق میں کسی کے لیے وصیت کر جائے۔(اس طریقے سے روایت اکثر محدثین کے نزدیک درست نہیں)
- وِجادَہ — کسی شخص کا کسی محدث کی تحریر کردہ کسی روایت یا کتاب کا پانا جس کے خط کو وہ پہچانتا ہو۔(صحت کا اعتماد ہونے کی صورت میں جواز ہے)

راوی کی شرائط

- اسلام / مسلمان ہونا
- عدالت / عادل ہونا
  - عدالت کی کم از کم سطح "جس شخص کی اچھائیاں اس کی کمزوریوں سے زیادہ ہوں، وہ عادل ہے"
  - اس کی شخصیت و کردار میں اخلاق اور مروت کے خلاف کوئی بات پائی جائے۔ حدیث کے راوی میں اخلاق، مروت، وقار اور سنجیدگی کا اعلیٰ معیار پایا جاتا ہو۔
  - مزید یہ کہ دینی معاملات میں فرائض کی پابندی اور محرمات سے اجتناب میں وہ ایک معیاری کردار کا انسان ہو۔
- عاقل اور سمجھ دار انسان ہونا
- ضبط / ضابط ہونا

سند اور متن کی شرائط

- اتصالِ سند
  - یعنی محدث سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک متصل سند، کوئی سلسلہ ٹوٹا ہوا نہ ہو
- شاذ نہ ہونا
  - کوئی ثقہ اور مستند راوی ایسی چیز بیان کرے جو عام رواۃ کی روایت کردہ روایات کے خلاف ہو
- کوئی چھپی ہوئی داخلی علت نہ ہو
  - کوئی ایسی کمزوری جو بظاہر نہ روایت میں نظر آتی ہے نہ متن متن میں، اور ہم جیسے عامی کو اس کا پتہ نہیں چلتا، لیکن ایک ماہر فن جو علم حدیث کا امام ہو اور علم حدیث کی نزاکتوں کی جزوی اور کلی تفصیلات سے واقف ہو، وہ جان لیتا ہے